DOI: https://doi.org/10.37547/supsci-ojp-04-01S-15 Pages: 102-109

Oriental Journal of Philology

ORIENTAL JOURNAL OF PHILOLOGY

journal homepage:
http://www.supportscience.uz/index.php/ojp/about

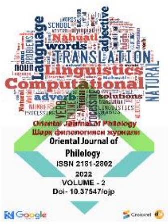

TECHNIQUES OF SYMBOLIC REPRESENTATION USED IN THE STORY "THE SONG OF KASHMIR"

Muhayyo Abdurahmonova
Associate Professor of Tashkent State University of Oriental Studies
Tashkent, Republic of Uzbekistan

Abstract: The article analyzes the methods of symbolic representation used in the story "The Song of Kashmir", based on the ancient love epic of the people of Kashmir. In this story, the struggle of the people of Kashmir and Jammu for the independence of the country is reflected in the symbols of nature. This story, written by Uzbek writer Sharaf Rashidov, was published after the author's visit to India in 1965. The ancient culture, art and literary heritage of the Indian people, rich in legends, led to the creation of a work about love. This lyrical story has been translated into 56 languages and includes small poetic fragments.

Key words: lyrical story, symbolic imagery, love epic, Kashmir, Jammu, Bambur, Nargiz, Storm, Khorud, king of bees, queen of flowers, forces of evil, holiday of love and beauty.

" نغمہء کشمیر میں علامتوں کی معنویت اور ان کا استعمال

TECHNIQUES OF SYMBOLIC REPRESENTATION USED IN THE STORY "THE SONG OF KASHMIR"

Abdurahmonova Muhayyo
Toshkent Davlat Sharqshunoslik Universiteti dotsenti
Toshkent, O‘zbekiston Respublikasi

Annotatsiya: Maqolada Kashmir xalqining qadimiy sevgi dostoni asosida bitilgan “Kashmir qo‘shig‘i” qissasida qo‘llangan ramziy tasvir usullari tahlilga tortilgan. Bu qissada Kashmir va Jammu xalqlarining yurt mustaqilligi yo‘lida olib borgan kurashlari tabiat timsollarida aks ettirilgan. O‘zbek adibi Sharaf Rashidov qalamiga mansub mazkur hikoya muallifning Hindistonga tashrifidan keyin dunyoga kelgan. Hind xalqining qadimiy madaniyati, san’ati va afsonalarga boy adabiy merosi sevgi haqida asar bitilishiga sabab bo‘lgan. Bu lirik qissa dunyoning 56 tiliga tarjima qilingan bo‘lib, o‘z ichiga kichik she'riy parchalarni olgan.

Kalit so‘zlar: lirik qissa, ramziy tasvir usullari, sevgi dostoni, Kashmir, Jammu, Bambur, Nargiz, Bo‘ron, Xorud, asalarilar shohi, gullar malikasi, yovuz kuchlar, muhabbat va go‘zallik tantanasi.

Аннотация: В статье анализируются приемы символической репрезентации, использованные в повести «Песнь о Кашмире», основанной на древнем любовном эпосе народа Кашмира. В этой повести борьба народа Кашмира и Джамму за независимость страны отражена в символах природы. Эта повесть, написанная узбекским писателем Шарафом Рашидовым, была опубликована после визита автора в Индию в 1965 году. Древняя культура, искусство и литературное наследие индийского народа, богатое легендами, побудили его к созданию произведения о любви. Эта лирическая повесть переведена на 56 языков и включает в себя небольшие поэтические фрагменты.

Ключевые слова: лирическая повесть, символическая образность, любовный эпос, Кашмир, Джамму, Бамбур, Наргиз, Шторм, Хоруд, царь пчел, царица цветов, силы зла, праздник любви и красоты.

(Introduction) تمہید

شرف رشیدوف ازبیکستان کے ایک ممتاز ادیب اور شا عر رہے ہیں۔
صف اول کے ناول نویس تھے۔ ادبی فلک پر انکی الگ شناخت ہے۔ شرف رشیدوف کا نام
ازبیک ادب کی تاریخ میں کافی اہم ہے۔

شرف رشیدوف نے یونیورسٹی کے زمانۂ تعلیم میں نظمیں لکھنی شروع کی تھیں-

شرف رشیدوف ایک وطن دوست اور بیدار ضمیر رکھنے والےانسان تھے- جنھوں نے اپنی شاعری میں حب الوطنی کے جذبات کا کثرت سے اظہار کیا ہے -

چنانچہ ان کے بیشتر ناولوں میں ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی جستجو دکھائی دیتی ہے جس میں عدم تشدد، مساوات، خیر سگالی، سماجی انصاف اور امن وامان کی بالا دستی ہو-

اور انسان اور اس کے معاشرتی یا اجتماعی وجود کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس میں بحیثیت مجموعی ایک درد مند دل اور روشن فکر کی جھلک بہر طور نظر آتی ہے-

مقالے کا بنیادی بیان **(Main part)**

۱۹۵٦ ء میں انھوں نے ہندوستان کا سرکاری دورہ کیا ، **'وادئ جنّت نظیر کشمیر کے برف سے ڈھکے بلند و بالا پہاڑ، دریا، جھرنے، چراگاہیں، خوب صورت پگڈنڈیاں اور باغات کی سیر کی اور ان کا** قصّہ نغمۂ کشمیر کشمیر کے دور قیام میں لکھی گئی-

" نغمۂ کشمیر " پہلی بار لاطینی رسم الخط میں شائع ہوا، ان دنوں دو مشرقی افسانے" نغمۂ کشمیر " اور "دو دلوں کی داستان " شائع ہوئے - یہ مشرقی افسانہ شرف رشیدوف کے 1956 میں حکومت کے ایک سرکاری وفد کے ساتھ ہندوستان کے دورے کے بعد لکھا گیا تھا۔ ہندوستان کے دورے نے شرف رشیدوف کی یاد میں گہرے نقوش چھوڑے"[1]-

" نغمۂ کشمیر "ایک ایسی نثری کاوش ہےجو شاعرانہ اقتباسات سے مزین ہے، اس قصے کا دنیا کی 56 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے-

"اس کہانی کی بنیاد پر کئی ریڈیو ڈرامے اور اسٹیج پروڈکشن بنائے گئے ہیں۔ ماسکو کے کریملن پیلس آف کانگریسز میں، ایک بیلے پروڈکشن کا انعقاد کیا گیا تھا"[2]-

نغمۂ کشمیر کشمیری عوام کی ایک پرانی داستان کی بنیاد پر لکھا گیا ہے -

---

[1] A.Suyarova. Sharof Rashidov publistikasining ijtimoiy hayotdagi o'rni (Kashmir qo'shig'i misolida) . Academic Research in Educational Sciences VOLUME 2 | ISSUE 11 | 2021 ISSN: 2181-1385 Scientific Journal Impact Factor (SJIF) 2021: 5.723. b. 1131

[2] X.Мухтарова. Песнь жизни и добра.Казань. "Young Scientist" . # 35 (169) . 2017. стр.121

بعض کشمیری احباب کی صحبتوں میں جو اس داستان سے بخوبی واقف تھے اس کا اکثر چرچا رہا اور اس نے شرف رشیدوف کو متاثر کیا۔ اس طرح یہ قصہ از سر نو لکھنے کی تحریک ہوئی –

مصنف لکھتے ہیں: دریا ئے جہلم میں جو شہر سری نگر کے عین وسط میں سے گزرتا ہے کشتی میں سیر کرتے ہوئے

کشمیری دوستوں کی زبا ن سے عشق و محبت کے یہ پرانے گیت میں نے سنے۔ ان لوگوں نے بتایا کہ بہار کی پہلی بیٹی نرگیس اور مدھو مکھیوں کے راجا بمبور کی دلوں کو جیت لینے والی پاکیزہ محبت کے گیت تاریخ کے صدیوں پرانے فلک بوس پہاڑوں کو پگھلاتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں نشو نما پاتے رہے ہیں ۔لوگوں کی دیرینہ آرزوؤں اور تمناؤں کے ترجمان یہ گیت ایک زبان سے دوسری زبان میں ، ایک نسل سے دوسری نسل میں اور ایک عہد سے دوسرے عہد میں منتقل ہوتے رہے ہیں۔

دریائے جہلم کے ساحلوں پر گونجنے والے یہ گیت اور کشمیر کے جانباز جوانوں اور ان کی وافا شعار محبوباؤں کی جیتی جاگتی تصویریں ہماری نظروں کے سامنے پھر گئیں جو قصے کہانیوں میں پرندوں اور پھولوں کا روپ اختیار کیے ہوئے ہیں۔

شرف رشیدوف لکھتے ہیں "یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے وطن عزیز کی آزادی اور خودمختاری کی خاطر نوابادیا ت پرستوں کے خلاف سینہ سپرد ہو کر جد و جہد کی اور فتحیاب ہوئے اب عوام کی خوشحالی امن اور اپنے درخشاں مستقبل کے لیے جد و جہد کرہے ہیں – یہ قصہ انہی ناقابل فراموش دنوں کی یاد میں سپرد قلم کیا گیا "[3] - کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ ہم نے محبت اور احترام کے جذبات کا اظہار کرنے کی کوشش کی ہے جو ہمارے دلونمیں کشمیری دوستوں اور تمام ہندوستانی عوام کے لیے موجود ہیں۔

" نغمۂ کشمیر " نہایت دلچسپ، سلیس اور روز مرہ کی ازبیک میں لکھا گیا ہے ۔

تحریک آزادی کی جدوجہد میں ہندوستانی عوام کی کوششوں اور قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے

ملک کی آزادی کی خاطر جدوجہد کرنے والوں اور جان کی بازی لگانے والوں کو یاد لڑنے والوں میں کہ انگریزی سامراج کے خلاف آزادی کی لڑائی برطانوی سامراج اس اتحاد اور یکجہتی کو توڑنے کی سازشوں میں مصروف رہا ۔

اس میں خیر کی قوتوں میں نرگیس،گلاب، گل لالہ، گل نوروز، زعفران گل ہیں ، شر کی قوتوں میں ہاروت اور دیو آندھی جو

[3] Ш.Рашидов. Кашмир қўшиғи. Т., "Ёш гвардия", 1978. б. 5

آفتیں نازل کرنے والے ہیں- ان میں ہاروت پھولوں اور پودوں کے دشمن جان ہے ، وادئ میں ہاروت اپنی زہریلی زبان سے درخت، پھول، گھاس ، کھیت میں اگے ہوئے پودے جو بھی ہو وہ ایک دم خشک اور مردہ کر دیتا ہے- اور آندھی دیو موت کا پیامبر ہے ، جو آسمان و زمین کو زیر و زبر کرنے والا ،بجلیوں کے ہنٹر برسانے وا لا ، بادلوں کو کڑکا تا ساری فضاء میں وحشت پھیلانے والا ہے-

- اس میں پرندے اور پھو ل محبت، نفرت، اخوت ،انسانیت، وفاداری، غداری، حسد ، رقابت، فتح و شکست جیسے متنوع معاملات پر بحث کرتے ملتے ہیں-

قصے میں شامل کرداروں کے خاکہ پوری جزئیات کے ساتھ بیان کرتا ہے :

اس میں مین کردار نرگیس ہے جو اس گلبن میں سب سے پہلے جنم لیا ہے ،

سفید ریشمی کرتہ پر نیلے رنگ کا مخملی نمچہ (واسکٹ) پہنے، سر پر نو شگفتہ پھول کی ساری رعنائ سمیٹے سبک سا آنچل ڈالے نرگس باغ کی روشوں پر مست خرام ہے- اس کے کانوں میں کھلے ہوئے پھولوں کے آویزے ہیں، وہ عروس نو کی طرح سولہ سنگار کیے ہے- وہ کسی کے انتظار میں گا رہی ہے :

اے میری جان وفا

آ میرے پاس تو آ

راہ تکتی ہوں تیری دن ہو صنم یا شب تار

آ میرے باغ میں تیرے لیے رقصاں ہے بہار

میں نے گوندھا ہے ترے واسطے یہ پھولوں کا ہار

اے میری جان بہار ، اب نہ یوں راہ دکھا

وہ اپنے محبوب بمبو ر کے تصور میں کھوئی ہوئی ہے- جو اس سے کافی دور ہے-اس نے عہد کیا ہے کہ ساری زندگی بمبور کو ڈھونڈتی رہے گی، اسے یقین ہے اس کی محبت کی فتح ہوگی –

لالہ نرگیس کی چہیتی سہیلی ہے اپنے آتشیں چہرے سے ردائے سبز ہٹاکر گہرے سرخ رنگ کی قبا زیب تن کئے اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ چٹان کے پیچھے سے اٹھی اور لبوں پر موج تبسم لیے آہستہ آہستہ قدم رکھتی ہوئی نرگس کے پاس آئ – لالہ کی بڑی بڑی آنکھیں جسے دو انگارے ہیں، کمان جیسے گھنے آبرو وں پر گویا کاجل لگا ہوا ہے ، ریشم جیسی نرم و نازک دراز پلکیں آنکھوں پر سایہ کئے ہوئے ہیں-

لانبا قد اس کے حسن و جمال سے مناسبت رکھتا ہے- اس کا سارا لباس اس کے نام کا ترجمان ہے- اس کا کرتا، اس کا دل فریب نمچہ (واسکٹ) سر پر سبک سی پیاری سی ٹوپی غرض سارے کے سارا لباس گہرے سرخ رنگ کا ہے- صرف اس کی آستینوں پر کانٹوں کی بالیوں پر اور گلے میں پڑے موتیوں کے ہار پر پتیوں کی یاد دلانے والے ہرے ہرے حاشیے دکھائی دیتے ہیں- نرگس کی

ایک اور سہیلی گلاب ہے نکھری ہوئی، آرستہ و پیرستہ، رنگ و بو بکھرتی ہوئی شوخی سے چمکتی اور لچکتی ہوئی –

، لیکن نرگس موت کے سامنے جھکتی نہیں، کوئی ایسی نہیں جو اسے مٹا سکے-منحوس طاقتوں کے چنگل میں نرگس مرتی نہیں – مدھو مکھیوں کا راجا بمبور ہر سال بہار جب اپنے جوبن پر آتی ، رنگ برنگے پھولوں سے باغ آرستہ ہوتا ،اڑکر آتا ، نرگس کی تلاش کرتا ، تو نرگس بھی اس کی راہ دیکھتی رہتی –بمبور بڑے ارمان ، بڑی امیدیں لے کر آتا ہے

آندھی دیو اور ہاروت باخ کی رہے سہی نشانات کو مٹانے کے درپہ ہوئے –

نتائج اور بحث و مباحثہ (Results and Discussions)

پھول پرندے بلبلیں، سب نرگس اور بمبور کی محبت کی حفاظت کے لیے جمع ہوئے ... ہاروت اور آندھی جو نرگس اور بمبور کی محبت کو مٹانے ہے ہیں اسی نیت سے باغوں اور کھیتوں پر زہر چھڑک کر ، اولے گراکر پانی برساکر سیلاب لاکر، پھولوں اور پودوں کو تباہ کرتا ہے، ہم ان سب سیاہ کاریوں کا ان سے بدلہ کے کر رہیں گے- ہم اس کی خاطر کہ پھولوں کا باغ زندہ رہے ، سرسبز و شاداب رہے، محبت اور دوستی کی فتح ہو لڑتے رہیں گے- جیت ہماری ہوگی-

"نغمۂ کشمیر" قارئین میں گہرے جذبات کو ابھارتا ہے اور منفرد ادبی خوبصورتی کی ایک مثال ہے- 19ویں صدی کے اواخر میں تالیف کی گئی یہ داستان دور دراز کشمیر کی بے مثل قدرت کی شاعرانہ کہانی ہے-

"نغمۂ کشمیر" کے اہم عناصر میں سے ایک اس کی نظمیں ہیں، جو جدائی اور ادھوری محبت کی کہانی بیان کرتی ہیں- گیت کا ہیرو، جس کی طرف سے یہ کہانی سنائی گئی ہے، اپنی اداسی اور درد کا اظہار کرتے ہوئے اپنی محبوب کو یاد کرتا ہے جو دور رہ گئی ہے- اداسی اورغم سے بھری یہ سطریں محبت کی ایک تابناک تصویر بناتی ہیں، جو فاصلے اور وقت کے باوجود ہیرو کے دل میں زندہ رہتی ہیں-

قصے کے کردار آپس میں مکالمہ کرتے ہیں یعنی اس کردار کی زبان سے اس کا حسبِ حال ادا ہو تا ہے -- اسی بات چیت کے ذریعے ہم ان کے دلوں کا حال جان سکتے ہیں اور انہیں کے سہارے قصہ آگے بڑھتا ہے- مکالمے کے سلسلے میں دو باتیں بتانا ضروری ہیں- یہ مکالمہ طویل نہیں ہے کہ قاری انہیں پڑھنے میں اکتا تا نہیں -

قصے کو پڑھ کر اندا زہ ہوتا ہے شرف رشیدوف کو منظر نگاری میں بڑی مہارت حاصِل ہے- اس سے قصے کی دلکشی اور تاثیر میں اضافہ ہو ا ہے- کا نقشہ ایسی کامیابی کے ساتھ کھینچا ہے کہ پورا

ماحول ہمارے پیش نظر ہوجاتا ہے۔ عرس ،میلے،نواب سلطان کی کوٹھی کا ذکر ہے تو ایسا کار گر کہ لگتا ہے کہ ہم خود وہاں جا پہنچے ہیں۔

آندھی دیو ساحرہ نرگس کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ اسے معلوم ہے کہ نرگس اس کی طاقت کی ذرا بھی پروہ نہیں کرتی اس سے حا ئف نہیں ہوتی۔ اپنی دھمکیوں کا کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ کر سیاہ طاقتوں کو اپنی مدد کے لیے پکارنے لگتا ہے۔

ڑھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ زیادہ تر سیاسی واقعات سے متاثر ہو کر کہی گئی ہیں ۔ اردو شاعری کی تاریخ میں شف رشیدوف ایسے شاعر ہیں، جنہوں نے ملک کی یکجہتی اور حب وطن کا اظہار سب سے پہلے کیا۔

خلاصہ (Conclusions)

اردو ادیب و شعرا جنگ آزادیِ وطن میں دوسری زبانوں کے ادیبوں و شاعروں سے کسی طرح پیچھے نہیں رہے ، تاریخ ان کی شاعری کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وطن عزیز کو آزاد کرانے کے لیے ہر طرح کی قربانیاں دیں ۔

شاعری ہر دور میں انسان کو متوجہ کرتی رہی ہے۔ اردو ادب میں بھی ایسے بے شمار نام ہیں جن کی شہرت میں سرحدیں مانع نہ ہو سکیں۔ رومانی اور احتجاجی شاعری میں احمد فراز کا الگ مرتبہ اور مقام ہے۔انکا نام کئی اعتبار سے بے حد اہمیت کا حامل ہے اگرچہ ا ن کا آ ہنگ رومانی تھا ،لیکن ظلم و جبر کے خلاف انکے قلم نے کبھی کوئی رعایت نہیں برتی۔ مسلسل جہاد کیا ساری دنیا کے لئے امن و محبت کے پیامبر بنے رہے۔کڑی آزمائشوں سے گزر کر بھی وہ اپنی انقلابی شاعری میں سچائی پر قائم رہے۔وہ ہمیشہ دبے کچلے لوگوں ، مظلوموں، بے یار و مددگار لوگوں کی نمائیندگی کرتے رہے ۔احمد فراز شروع سے ہی ترقی پسند خیالات کے حامل تھے بعد میں حبیب جالب، فیض احمد فیض، ساحرلدھیانوی اور علی سردار جعفری کے مطالعے نے انکے ان خیالات کو اور گہرا کر دیا۔ بربریت محبت کا پیامبر، انسانیت کا عاشق ہمیشہ کے لیے سو گیا۔ مگر اس کی شاعری اس کی عکاس ہے۔ کا پیغامِ محبت آج بھی زندہ ہے۔

مصادر و مراجع (References)

1. Sh.Rashidov. Kashmir qo‘shig’i. T., “Yosh gvardiya”, 1978.
2. A.Suyarova. Sharof Rashidov publistikasining ijtimoiy hayotdagi o’rni (Kashmir qo‘shig’i misolida) . Academic Research in Educational Sciences

VOLUME 2 | ISSUE 11 | 2021 ISSN: 2181-1385 Scientific Journal Impact Factor (SJIF) 2021

3. Х.Мухтарова. Песнь жизни и добра. Казань. “Young Scientist” . # 35 (169) . 2017.